سوال

(122)نابالغ لڑکے کی امامت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیانابالغ لڑکاامامت کے فرائض سرانجام دے سکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب بالغ مردوں میں کوئی شخص جماعت کرانے کا اہل نہ ہواورنابالغ لڑکا صاحب تمیز موجود ہوتوایسی صورت میں وہ نابالغ لڑکاجماعت کے فرائض سرانجام دے سکتا ہے، جیسا کہ صحیح بخاری، ابوداؤد، نسائی، مسند امام احمد بن حنبل میں حضرت عمر بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے جماعت کراناثابت ہے، حالانکہ وہ بخاری کی روایت کے مطابق چھ یا سات سال کے تھے اورابوداؤدکی روایت کے مطابق وہ سات یا آٹھ برس کے تھے۔

عمر بن سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارا قبیلہ ایک ایسے راستہ پر آباد تھا جہاں سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا گزر ہوتا رہتا تھا۔ میں ان سے قرآن سیکھتا رہتا تھا، آخر میرے والد جب مسلمان ہوگئے اورانہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رات دن میں پانچ نمازیں پڑھنی ہیں۔ نماز کے وقت کوئی صاحب اذان پڑھے، تاہم جماعت وہ شخص کرائے جو دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ عالم ہو۔ میں چونکہ اپنے قبیلے میں سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا تھا۔ لہٰذا میری قوم نے مجھے اپنا پیش امام بنالیا۔ چنانچہ میں آج تک ان کا امام چلا آرہا ہوں۔ چونکہ میں سات سال کے لگ بھگ تھا۔ میرے گلے میں صرف ایک قمیص ہوتی تھی۔ جب میں سجدہ میں جاتا تو ننگا ہوجاتا تھا۔ تب میری قول نے مجھے کپڑے بنا کر دیے۔ الفاظ یہ ہیں:

فَنَظَرُوا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّي، لِمَا كُنْتُ أَتَلَقَّى مِنَ الرُّكْبَانِ، فَقَدَّمُونِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعِ سِنِينَ، (رواه البخاری والنسائی بنحوه۔) قال فیه کنت اء مهم وانا ابن سبع سنین او ثمان سنین۔ (ابوداود) وَلِأَحْمَدَ وَأَبِي دَاوُد: فَمَا شَهِدْتُ مَجْمَعًا مِنْ جَرْمٍ إلَّا كُنْتُ إمَامَهُمْ إلَى يَوْمِي هَذَا) (نیل الأوطار: باب ما جاء فی امامة الصبی ص۱۸۷ ج۳)

اس صحیح حدیث سے معلوم ہواکہ جب نابالغ لڑکا دوسرے بڑے افراد کے مقابلہ میں زیادہ عالم ہواورپھر وہ صاحب تمیز بھی ہوتوبلاشبہ اس کی امامت جائز ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

ج1ص413

محدث فتویٰ